© rasailojaraid.com

کرنا ہے۔ بصورتِ دیگر دارالعلوم دیوبند کیلئے دعوت نامے جاری کرنے مشکل ہوں گے۔ انفرادی رابطہ کے علاوہ صوبہ، ضلع، تحصیل کی سطح پر علماء دیوبند اور مدارس دیوبند اس کام کو بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ کہ آس پاس کے فضلاء دیوبند کے موجودہ پتے اکٹھے کر کے دارالعلوم بھیج دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ساری خط وکتابت براہِ راست دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور انڈیا کے پتہ پر ہونی چاہیے۔

مظلوم و مقہور پڑوسی افغانستان پر روس ظالمانہ تسلط کے خلاف وہاں کے غیور علماء و مشائخ اور دیندار سربکف مسلمانوں نے جہاد و سرخروئی کی جو شمع روشن کی تھی۔ الحمدللہ خونِ شہداء کی یہ حرارت اور روشنی سارے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ اپنی مقدس مسلم سرزمین کی آزادی اور کمیونزم کے استیصال کا یہ مقدس علَم بنیادی طور پر وہاں کے علماء اور مشائخ اولیاء اللہ اور دینی علوم کے فدائی اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ کی مدد قدم بقدم ان بے سروسامان مجاہدین کی شاملِ حال ہے۔ ہمیں تحدیثِ نعمت کے طور پر بجا طور پر فخر کا حق حاصل ہے۔ کہ دنیا کی عظیم استبدادی قوت شیوعیت کیساتھ جہاد میں دارالعلوم حقانیہ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے والے فضلاء دارالعلوم حقانیہ کو اہم مرکزی اور بنیادی قائدانہ مقام حاصل ہے۔ تقریباً ہر محاذ پر حقانی فضلاء افغانستان ٹینکوں جہازوں اور راکٹوں کی پرواہ کئے بغیر میدان کارزار میں سربکف قیادت و سیادت کر رہے ہیں اور کئی ایک جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ مجاہدین کے کئی احزاب کے امراء اور کمانڈر حقانیہ کے فارغ التحصیل مستفیدین افغانی مجاہد ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ سے جو شعور و احساس للّٰہیت اور فدائیت حریت و جہاد وہ لیکر گئے تھے آج یہی چیزیں ان کے مادرِ علمی کے فخر و اعتزاز کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ اس جہاد میں شریک تمام علماء و مشائخ مسلمانوں بالخصوص فرزندانِ حقانیہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی سرخروئی و کامرانی کیلئے دست بدعا ہیں اور پوری ملت سے بھی ہر قسم کی امداد و تعاون اور دعاؤں کی اپیل کرتے ہیں۔ مجاہدینِ افغانستان پوری ملتِ مسلمہ سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں گو ہم بظاہر دور ہیں مگر دل و جان سے قریب ہے

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

علمی و دینی حلقوں کیلئے عموماً اور انڈیا کی ایک ممتاز تعلیمی مرکز ندوۃ العلماء کیلئے خصوصاً پچھلا مہینہ شہر الحزن ثابت ہوا۔ ابھی ندوہ اپنے جواں سال داعی و ادیب مولانا محمد الحسنی مدیر "البعث" کے غم سے نہیں سنبھلا تھا کہ چار مہینے کے اندر اندر ندوہ کی صحافت و دعوت کا دوسرا اہم ستون بھی یکایک پیوندِ خاک ہو گیا اور مولانا محمد الحسنی کی طرح مولانا اسحاق جلیس ندوی ایڈیٹر تعمیرِ حیات بھی ۴۴ برس کی عمر میں اور اسی نوعیت کی بیماری میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

© rasailojaraid.com